سوال

(73) سونے کے بعد بغیر وضوکئے نماز پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ ظہر یا عصر کی نماز سے پہلے بیت الحرام میں سوجاتے ہیں اور پھر جب لوگوں کو بیدار کرنے والا آتا ہے تو وہ وضوکئے بغیر اٹھ کر نماز پڑھنا شروع کردیتے ہیں، بعض عورتیں بھی اسی طرح کرتی ہیں تو اس سلسلہ میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ براہ کرم رہنمائی فرمائیں، جزاکم اللہ خیرا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب نیند اس قدر گہری ہو کہ شعور زائل ہوجائے تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ صحابی صفوان بن عسال مراوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ جب ہم مسافر ہوں تو تین دن اور تین راتیں تک اپنے موزوں کو نہ اتاریں ہاں البتہ حالت جنابت میں انہیں ضرور اتارنا ہوگا لیکن بول براز اور نیند کی وجہ سے انہیں اتارنے کی ضرورت نہیں ۔ اس حدیث کو نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے، (یہ الفاظ ترمذی کی روایت کے ہیں اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے) اور حجرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''آنکھ دبر کا تسمہ ہے، جب آنکھیں سوجاتی ہیں تو یہ تسمہ ڈھیلا ہوجاتا ہے ۔'' اسے احمد وطبرانی نے روایت کیا ہے، اس کی سند اگرچہ ضعیف ہے تاہم اس کے شواہد موجود ہیں جن سے اس روایت کو تقویت حاصل ہوجاتی ہے مثلا حضرت صفوان رضی اللہ عنہ مراوی مذکورہ حدیث اور اس طرح یہ حدیث حسن درجہ کی ہے ۔ اس معلوم ہوا کہ جو مرد یا عورت مسجد حرام یا کسی بھی اور جگہ سوجائے تو اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے لہذا اسے وضو کرنا ہوگا اور اگر اس نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی تو اس کی یہ نماز صحیح نہ ہوگی ۔ شرعی وضو یہ ہے کہ کلی کرنے اور ناک صاف کرنے کے ساتھ چہرے کو دھویا جائے ، دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا جائے ، کانوں سیمت سر کا مسح کیا جائے اور ٹخنوں سمیت دونوں پاوں کو دھویا جائے ۔ یاد رہے نیند، ہوا کے خروج، شرمگاہ کو ہاتھ لگانے اور اونٹ کو گوشت کھانے کی صورت میں وضو کرنے سے پہلے استنجاء کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ وضو سے پہلے استنجاء یا ڈھیلوں کا استعمال تو اس وقت واجب ہے جب بول وبراز کیا ہو یا کوئی اور ایسی صورت ہو جو ان کہ ہم معنی ہو، باقی رہی اونگھ تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا کیونکہ اونگھ کی صورت میں شعور ختم نہیں ہوتا اور اس طرح اس باب میں وادشدہ مختلف احادیث میں تطبیق بھی پیدا ہوجاتی ہے ۔ واللہ ولی التوفیق ۔

[فتاویٰ ابن باز]()